قانون قیدیان ۱۹۰۰ء

(قانون III، ۱۹۰۰ء)

مضمون

باب I ابتدائیہ

دفعات

۱. مختصر عنوان اور حد۔

۲. تعریف۔

باب II عمومی

۳. افسران انچارج جیل کہ وہ قید میں رکھے ان افراد کو جو باضابطہ طور پر ان کی تحویل میں دیئے جاتے ہیں۔

۴. افسران انچارج جیل کہ وہ پروانہ وغیرہ واپس کرے بعد از بجاآوری یا رہا کرنے۔

باب III پریزیڈنسی ٹاؤن میں قیدی چھوڑ دینا/ترک

باب IV تعمیل حکم سزا

۱۴. اس حصہ میں جو معنی قید خانہ وغیرہ کو دی جاتی ہے وہی معنی تادیبی سکولوں کے معنی میں بھی لی جائیگی۔

۱۵. جیلوں کے آفیسرز انچارج کا اختیار کہ وہ علاقوں سے دی ہوئی سزاؤں پر عملدرآمد کرائے۔

۱۶. ایسی عدالت کے آفیسر کا پروانہ کافی اختیار ہو گا۔

۱۷. طریقہ کار جب آفیسر انچارج قید خانہ کو کسی پروانہ کے قانونی ہونے کا شک ہو جو کہ اسکو اس حصہ میں تعمیل کیلئے بھیجا گیا ہو۔

۱۸. تعمیل صوبوں وغیرہ میں سزائے موت کی جو کہ عام طور پر وہاں قابلِ تعمیل نہ ہو۔

باب V وہ اشخاص جن کو سزا قیدی تنہائی ہو۔ ترک

باب VI قیدیوں کی منتقلی

۲۸. اس حصہ میں جو معنی قید خانہ وغیرہ کو دی جاتی ہے وہی معنی تادیبی سکولوں کے معنی میں بھی لی جائیگی۔

۲۹. قیدیوں کا اخراج۔

۳۰. پاگل قیدیوں سے کیسا معاملہ کیا جائے گا۔

۳۱. منسوخ

باب VII وہ اشخاص جو کہ سزائے عبور کے تحت ہو

۳۲. جگہ کا تعین کرنا ان اشخاص کے قید کرنے کیلئے جو کہ سزائے عبور کے تحت ہو اور ان کی منتقلی۔

باب VIII قیدیوں کو رہا کرنا

۳۳. رہائی مچلکہ پر، ہائی کورٹ کے حکم پر قیدیوں کی جن کے معاف کرنے کی سفارش کی گئی ہو۔

باب IX قیدیوں کی حاضری اور ان کی شہادت حاصل کرنے کیلئے شرائط

عدالت میں قیدیوں کی حاضری

۳۴. اس حصہ میں جو معنی قید خانہ وغیرہ کو دی جاتی ہے وہی معنی تادیبی سکولوں کے معنی میں بھی لی جائیگی۔

۳۵. دیوانی عدالت کے اختیارات کہ وہ شہادت دینے کیلئے قیدی کی حاضری کو یقینی بنائے۔

۳۶. مخصوص کیسز میں ڈسٹرکٹ جج توثیقی دستخط کرے گا ان احکامات پر جو کہ دفعہ ۳۵ کے تحت کیے جاتے ہیں۔

۳۷. فوجداری عدالت کے اختیارات کہ وہ شہادت دینے کیلئے اور بارِ الزام کا جواب دینے کیلئے قیدی کی حاضری کو یقینی بنائے۔

۳۸. حکم بذریعہ اس ضلعی یا سب ڈویژن مجسٹریٹ منتقل کیا جائے جس میں وہ شخص قید ہو۔

۳۹. طریقہ کار جب اس شخص کا اخراج کی خواہش ہو جو کہ ایک سو میل زیادہ فاصلہ پر ہو اس جگہ سے جہاں شہادت کی ضرورت ہو۔

۴۰. وہ اشخاص جو کہ ہائی کورٹ کے اپیلیٹ دائرہ اختیار سے باہر ہو۔

۴۱. قیدیوں کو لایا جانا۔

۴۲. حکومت کا اختیار کہ اس حصہ کے عمل سے مخصوص قیدیوں کو استثنٰی دے۔

۴۳. افیسر انچارج جیل کب احکامات ماننے سے انکار کرے گا۔

قیدیوں کے معائنہ کیلئے کمیشن

۴۴. قیدیوں کے معائنہ کیلئے کمیشن۔

۴۵. ہائی کورٹ کے اپیلیٹ دائرہ اختیار سے باہر قیدیوں کے معائنہ کیلئے کمیشن۔

۴۶. کمیشن کو کیسے احکامات دیئے جائینگے۔

قیدیوں پر قانونی کاروائی کی تعمیل

۴۷. قیدیوں پر قانونی کاروائی کی تعمیل کیسے کی جائیگی۔

۴۸. قانونی کاروائی کی تعمیل قیدی کی درخواست پر منتقل کی جائیگی۔

متفرق

۴۹. [ترک]

۵۰. اخراجات کا جمع کرنا۔

۵۱. اس حصہ کے تحت قواعد بنانے کا اختیار۔

۵۲. اعلان کرنے کا اختیار کہ کسی کو آفیسر انچارج جیل سمجھا جائے گا۔

۵۳. [منسوخ]

پہلا جدول

دوسرا جدول

تیسرا جدول (منسوخ)

قانون قیدیان ۱۹۰۰ء

(قانون III، ۱۹۰۰ء)

[۰۲ فروری، ۱۹۰۰ء]

ایک

قانون

ایک ایکٹ جو قانون کو یکجا کرے جو قیدیوں سے متعلق ہو جو عدالت کے حکم سے قید ہو۔

جیسا کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ قیدیوں سے متعلق قانون کو یکجا کیا جائے جو عدالت کے حکم سے قید ہو۔
یہ بذریعہ ھٰذا درج ذیل طریقہ سے وضع کیا جاتا ہے۔

باب I

ابتدائیہ

مختصر عنوان اور حد۔

۱۔ (۱) اس قانون کو قانون قیدیان 1900ء کہا جا سکتا ہے۔

(۲) یہ قانون تمام پاکستان میں توسیع ہو گا۔

(۳) [* * * * *]

تعریف۔

۲۔ اس قانون میں جب تک کوئی چیز سیاق و سباق سے خلاف / منافی نہ ہو،---

(اَ) "عدالت" میں شامل ہے ایک آفسر تحقیقات کنندہ مرگ اور کوئی دوسرا آفیسر جو قانونی طور پر دیوانی، فوجداری یا مالگزاری اختیارات استعمال کر رہا ہو؛ اور

(ب) "قید خانہ" میں شامل ہے کوئی بھی جگہ جو کہ بذریعہ عمومی یا خصوصی حکم صوبائی حکومت نے ذیلی قید خانہ قرار دیا ہو۔

باب II

عمومی

افسران انچارج جیل کہ وہ قید میں رکھے ان افراد کو جو باضابطہ طور پر ان کی تحویل میں دیئے جاتے ہیں۔

۳۔ آفیسر انچارج قید خانہ ان تمام افراد کو وصول اور قید کرے گا جو کہ اس قانون کے تحت بضابطہ طور پر اس کے تحویل میں دیے گئے ہو یا کسی عدالت نے کسی پروانہ، وارنٹ یا حکم کے ذریعے جو اس شخص نے کیا ہو یا جب تک ایسے شخص کو قانون کے مطابق رہا یا منتقل نہیں کیا جاتا۔

افسران انچارج جیل کہ وہ پروانہ وغیرہ

۴۔ افسر انچارج قید خانہ اس طرح کے پروانہ، حکم اور وارنٹ جو کہ اوپر بیان ہوا ہے سوائے

اس وانٹ کے جو کہ سماعت مقدمہ کا ہو یا کسی شخص کے رہا ہونے کے بعد کا ہو فوراً ایسے پروانہ، حکم اور وارنٹ کو اس عدالت کو واپس کرے گا جس عدالت نے یہ جاری کئے تھے بمعہ ایک صداقت نامہ کے جسکی وہ تائید کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا جس میں وہ بتائے گا کہ کیسے اس کی تعمیل کی گئی ہے یا کیوں کسی شخص کو جو بذریعہ ھٰذا حوالہ کیا گیا ہے کو اسکی تعمیل سے پہلے تحویل سے رہا کیا گیا ہے۔

واپس کرے بعد از بجا آوری یا رہا کرنے۔

باب III

پریزیڈنسی ٹاؤن میں قیدی چھوڑ دینا/ترک

باب IV

تعمیل حکم سزا

۱۴. اس حصہ میں جو معنی قید خانہ یا کو دی گئی ہو وہی معنی تادیبی سکولوں یا اس میں نظر بندی کے معنی میں لی جائے گی۔

اس حصہ میں جو معنی قید خانہ وغیرہ کو دی جاتی ہے وہی معنی تادیبی سکولوں کے معنی میں بھی لی جائیگی۔

۱۵. جیلوں کے آفیسر انچارج کا اختیار کہ وہ عدالت سے دی گئی سزاؤں پر عملدرآمد کرائے آفیسر انچارج قید خانہ کسی بھی سزا یا حکم یا نظر بندی کے وارنٹ کو جو کسی بھی شخص پر صادر ہوا ہو یا کسی بھی عدالت، ٹریبونل جو کہ پاکستان میں ہو یا پاکستان کے باہر ہو جو کہ بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہو کی تعمیل کر سکتا ہے۔

جیلوں کے آفیسر ز انچارج کا اختیار کہ وہ علاقوں سے دی ہوئی سزاؤں پر عملدرآمد کرائے۔

۱۶. ایک وارنٹ جو ایسی کسی عدالت یا ٹریبونل کے آفیسر کے دستخط کے تحت ہو جیسا کہ دفعہ ۱۵ اِ میں بیان ہوا ہے وہ کسی شخص کو قید کرنے کیلئے کافی اختیار ہو گا بہ تعمیل سزا کے جو اس پر صادر کی گئی ہو۔

ایسی عدالت کے آفیسر کا پروانہ کافی اختیار ہو گا۔

۱۷. (۱) جب کسی آفیسر انچارج قید خانہ کو کسی پروانہ یا حکم جو کہ اس حصہ کے تحت اس کو برائے تعمیل بھیجا گیا ہو کی قانونی حیثیت میں شک ہو یا کسی شخص کی اہلیت کا جس کی سرکاری مہر یا دستخط اس پر موجود ہو سزا کے پاس کرنے اور پروانہ یا حکم کے جاری کرنے کا تو وہ معاملہ صوبائی حکومت کو بھیجے گا جس کے احکامات کی روشنی میں وہ اور دوسرے سرکاری افسران قیدیوں کے مستقبل تصفیہ کیلئے رہنمائی لے گی۔

طریقہ کار جب آفیسر انچارج قید خانہ کو کسی پروانہ کے قانونی ہونے کا شک ہو جو کہ اسکو اس حصہ میں تعمیل کیلئے بھیجا گیا ہو۔

(۲) جب تک کہ معاملہ جو کہ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت بھیجا گیا ہو التواء میں ہو تو اس وقت تک قیدی کو ایسے طریقے اور ایسی پابندیوں یا تخفیف کے ساتھ قید رکھا جائے گا جیسا کہ

پروانہ یا حکم میں مخصوص کیا گیا ہو۔

تعمیل صوبوں وغیرہ میں سزائے موت کی جو کہ عام طور پر وہاں قابلِ تعمیل نہ ہو۔

۱۸. (۱) جب ایک عدالت وفاقی حکومت کے اختیار کے تحت بنائی گئی ہو جو کہ اختیار استعمال کرتی ہو کسی بھی علاقہ پر جو کہ پاکستان کی حدود سے باہر ہو جو کہ حکومت نے اس علاقہ میں،۔

(اَ) کسی شخص کو سزائے موت دی ہو، اور،

(ب) اس رائے میں ہو کہ ایسی سزا جو کسی شخص کو دی گئی ہو اس علاقہ میں اس شخص کو رکھنے کیلئے کوئی محفوظ جگہ نہ ہو یا اِس کی سزا پر کوئی مناسب عملدرآمد مہذب اور انسانی طریقہ پاکستان میں نہ ہو اس کا پروانہ تعمیل کیلئے برائے سزا آفیسر انچارج قید خانہ کو بھیجا گیا ہو۔

ایسا افسر وارنٹ کی وصولی پر، ایسی جگہ پر عملدرآمد کا سبب ہو گا جیسا کہ اُس میں بیان کیا گیا ہو اور اُنہی شرائط کے مطابق ہر لحاظ سے اگر یہ وارنٹ درست طور پر دفعہ ۳۸۱ کے ضابطہ فوجداری کے شرائط کے مطابق جاری ہوا ہو۔

(۲) قید خانہ جس کے آفیسر انچارج کو سزا کی تعمیل کرنا ہو کسی بھی ایسے پروانہ کے تحت جو کہ اوپر بیان ہوا ہے ہر ایک صوبہ میں ایسا ہو گا جیسا کہ صوبائی حکومت بذریعہ عمومی یا خصوصی حکم ہدایت کرے۔

(۳) ایک عدالت کو اس دفعہ کے مقصد کیلئے ایک ایسی عدالت سمجھا جائے گا جیسا کہ وفاقی حکومت نے قائم کی ہو جب کہ سربراہ جج یا اگر عدالت دو یا دو سے زیادہ ججوں پر مشتمل ہو ان میں سے کم از کم ایک جج حکومت کا آفیسر ہو جسکو اختیار ہو کہ وہ وفاقی حکومت کی طرف سے ایک ایسے جج کے طور پر عمل کرے۔

بشرطیکہ ہر پروانہ جو کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت کسی بھی ایسی ٹریبونل سے جاری ہوتا ہے جب ٹریبونل ایک جج سے زیادہ پر مشتمل ہو تو وہ اس جج سے دستخط کیا جاتا ہے جو کہ حکومت کا ایک آفیسر ہوتا ہے جسکو اختیار دیا گیا ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔

باب V

وہ اشخاص جن کو سزا قیدی تنہائی ہو۔ ترک

باب VI
قیدیوں کی منتقلی

۲۸. اس حصہ میں جو معنی قید خانوں یا قید یا حد سے متعلق ہو رہی معنی تادیبی سکولوں اور یا قید کے بارے میں لی جائیگی۔

اس حصہ میں جو معنی قید خانہ وغیرہ کو دی جاتی ہے وہی معنی تادیبی سکولوں کے معنی میں بھی لی جائیگی۔

۲۹. (۱) صوبائی حکومت بذریعہ عمومی یا خصوصی حکم کسی بھی قیدی کے منتقلی کیلیئے جو کہ جیل میں قید ہو انتظام کر سکتی ہے۔

قیدیوں کا اخراج۔

(اَ) جو کہ سزا موت کے تحت ہو؛ یا

(ب) قید کی سزا کے بجائے ہو؛ یا

(ج) جرمانہ کی سزا کی عدم تعمیل ہو؛ یا

(د) امن وامان کو برقرار رکھے گئے کسی ضمانت یا اچھے چال چلن کو برقرار رکھنے کی عدم تعمیل ہو،

کسی دوسری جیل میں جو کہ صوبہ میں ہو یا متعلقہ صوبہ کی رضامندی سے دوسرے صوبہ کی کسی جیل میں یا وفاقی حکومت کی رضامندی سے کسی بھی جیل میں جو کہ وہ اپنے اختیارات سے بنائی ہو، پاکستان کے کسی بھی حصہ میں۔

(۲) صوبائی حکومت کے احکامات اور کنٹرول کے تحت انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کسی قیدی کے منتقلی جو کہ قید کیا گیا ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے ایک قید خانہ میں جو کہ اس علاقہ میں واقع ہو جس کیلیئے اسے نامزد کیا گیا ہو اس علاقہ میں واقع ہو جس کے لئے اسے نامزد کیا گیا ہو اس علاقہ میں اُسی طرح کا انتظام کر سکتا ہے۔

(۳) مرکزی حکومت بذریعہ عمومی یا خصوصی حکم کسی بھی قیدی یا قیدیوں کی جماعت کو جو کہ پاکستان کی کسی بھی قید خانہ میں قید ہو جو کہ وفاقی حکومت کے احکامات کے تحت قائم کیا گیا ہو یا صوبائی حکومت کے متعلقہ صوبائی حکومت کی رضامندی سے منتقلی کرنے کا انتظام کر سکتی ہے۔

۳۰. (۱) جب صوبائی حکومت کو یہ ظاہر ہو کہ کوئی بھی شخص جسے عدالت نے سزا دِلوائی ہو یا کسی حکم کے تحت قید ہو فاتر العقل ہے کو صوبائی حکومت بذریعہ پروانہ کے جس میں وہ وجوہات یقین بیان کرے گی کہ کوئی شخص پاگل ہے اس کے پاگل خانہ میں جانے کا حکم کرے گی یا

پاگل قیدیوں سے کیسا معاملہ کیا جائے گا۔

کسی دوسری محفوظ تحویل میں صوبہ کے کہ اس جگہ رکھا جائے اور اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسا کہ صوبائی حکومت ہدایت کرے اس کی اس بقایا سزا کیلئے جو کہ اس کو قید میں رکھنے کیلئے دی گئی ہو یا اس وقت کے ختم ہونے کے بعد میڈیکل آفیسر تصدیق نامہ دیتا ہے کہ یہ قیدی یا کسی دوسرے کی حفاظت کیلئے ضروری ہے کہ اسے مزید وقت کیلئے زیرِ علاج رکھا جائے جب تک وہ قانونی طور پر وہ رِہا نہ ہو۔

(۲) جب صوبائی حکومت کو یہ ظاہر ہو کہ قیدی کا دماغ صحیح ہو گیا ہے تو صوبائی حکومت بذریعہ پروانہ اس شخص کو جس کے پاس قیدیوں کا چارج ہو اگر ابھی بھی وہ تحویل میں رکھنے کے قابل ہو کو ہدایت دے گی کہ اس کو دوبارہ قید کیا جائے جس سے اس کو منتقل کی گیا تھا یا صوبہ کی کسی دوسرے جیل میں اور اگر قیدی اس قابل نہ ہو کہ اسے مزید قید میں رکھا جائے تو اس کے رہائی کے احکامات جاری کرے گی۔

(۳) قانون مجانین ۱۹۱۲ء (IV ۱۹۱۲ء) کی دفعہ ۳ِ کی شرائط کا اطلاق ان تمام اشخاص پر ہو گا جو کہ زیرِ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت پاگل خانہ میں قید ہو اس مدت کے اختتام پر جس کیلئے اسے حکم دیا گیا ہو یا سزا دی گئی ہو کہ اسے قید رکھا جائے اور وہ وقت جس کے دوران اسے اس ذیلی دفعہ کے تحت پاگل خانہ میں رکھا جاتا ہے شمار کیا جائے گا اس قید یا سزا کا حصہ جو کہ عدالت نے حکم دیا ہو کہ وہ شخص گزارے گا۔

(۴) کسی دوسرے کیس میں کہ جس میں صوبائی حکومت کو زیرِ ذیلی دفعہ (۱) اختیار ہو کہ وہ قیدی کو پاگل خانہ منتقل کرے یا صوبہ میں کسی دوسرے محفوظ تحویل میں تو صوبائی حکومت اسے ایسی پناہ گاہ یا جگہ منتقل کرنے کا حکم دے سکتی ہے جو کہ دوسرے صوبہ میں ہو دوسرے صوبہ کی صوبائی حکومت کیساتھ اقرار نامہ پر جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے اور اس دفعہ کی شرائط تحویل، نظر بندی، بات حراست اور قیدی کو رہا کرنے کے متعلق جسکو منتقل کیا جاتا ہو زیرِ ذیلی دفعہ (۱) کا اطلاق جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہو اطلاق کا قابلِ اطلاق ہو گا اس قیدی پر جسکو اس ذیلی دفعہ کے تحت منتقل کیا جاتا ہے۔

۳۱. قیدیوں کو ایک مقامی حکومت کے علاقہ سے دوسرے مقامی حکومت کے علاقہ منتقل کرنا منسوخ

منسوخ بذریعہ ترمیمی قانون ۱۹۰۳ء (۱۹۰۳ء کا I)، دفعہ ۴ِ اور جدول III۔

باب VII

وہ اشخاص جو کہ سزائے عبور کے تحت ہو

۳۲.

جگہ کا تعین کرنا ان اشخاص کے قید کرنے کیلئے جو کہ سزائے عبور کے تحت ہو اور ان کی منتقلی۔

باب VIII

قیدیوں کو رہا کرنا

رہائی مچلکہ پر، ہائی کورٹ کے حکم پر قیدیوں کی جن کے معاف کرنے کی سفارش کی گئی ہو۔

۳۳. عدالت عالیہ کسی بھی معاملہ میں جس میں ایک قیدی کو صدر نے عام معافی کی سفارش کی ہو اس کو اپنی اقرار نامہ پر آزادی کی اجازت دے سکتی ہے۔

باب IX

قیدیوں کی حاضری اور ان کی شہادت حاصل کرنے کیلئے شرائط

عدالت میں قیدیوں کی حاضری

اس حصہ میں جو معنی قید خانہ وغیرہ کو دی جاتی ہے وہی معنی تادیبی سکولوں کے معنی میں بھی لی جائیگی۔

۳۴. اس حصہ میں جو معنی قیدیوں یا قید یا حد سے متعلق ہو وہی معنی تادیبی سکولوں یا قید کے بارے میں لی جائے گی۔

دیوانی عدالت کے اختیارات کہ وہ شہادت دینے کیلئے قیدی کی حاضری کو یقینی بنائے۔

۳۵. دفعہ مشروط بہ شرائط زیر دفعہ ۳۹ کوئی بھی دیوانی عدالت اگر وہ وسمجھتی ہے کہ کسی بھی شخص کی شہادت جو کہ کسی بھی شہادت جو کہ کسی بھی قید خانہ میں ہو جو کہ اس کے دائرہ کار اپیل کے اندر ہو اگر یہ ہائی کورٹ ہو یا اگر یہ ہائی کورٹ نہ ہو تو پھر اس ہائی کورٹ کے دائرہ کار اپیل کے اندر ہو اگر یہ ہائی کورٹ ہو یا اگر یہ ہائی کورٹ نہ ہو تو پھر اس ہائی کورٹ کے دائرہ کار اپیل کے اند ہو جس ہائی کورٹ کے وہ ماتحت ہو کسی بھی معاملہ میں اہم ہے جو کہ اس عدالت کے سامنے ہو تو ایسی عدالت حکم کر سکتی ہے ایسے نمونہ میں جو کہ پہلے جدول میں دیا گیا ہو جو کہ افسر انچارج قید خانہ کو ہدایت کیا جائے گا۔

مخصوص کیسز میں ڈسٹرکٹ جج توثیقی دستخط کرے گا ان احکامات پر جو کہ دفعہ ۳۵ کے تحت کیے جاتے ہیں۔

۳۶. (ا) جب ایک حکم زیر دفعہ ۳۵ ایک دیوانی معاملہ جو کہ زیرِ التواء ہو کیا جاتا ہے—

(اَ) ایک عدالت میں جو کہ ڈسٹرکٹ جج کے ماتحت ہو؛ یا

(ب) عدالت مطالبہ خفیفہ

تو اس کو اس وقت تک اس آفیسر کے سامنے نہیں کیا جائے گا جس کو ہدایت کی جاتی ہے یا

جو اس پر عمل کرتا ہے جب تک اسے پیش نہ کیا گیا ہو اور تصدیق دستخط نہ لیے گئے ہو،—

(i) ڈسٹرکٹ جج کے جس کے ماتحت وہ عدالت ہو، یا

(ii) ڈسٹرکٹ جج کے جس کے دائرہ اختیار کی حد میں وہ عدالت مطالبہ خفیفہ واقع ہو۔

(۲) ہر ایک حکم نامہ جو کہ زیرِ ذیلی دفعہ (۱) ڈسٹرکٹ جج کو پیش کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ایک بیان ہو گا جو کہ ماتحت عدالت یا عدالت مطالبہ خفیفہ کے جج کے ہاتھ کا ہو گا جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے ان واقعات کا جو کہ اسکی رائے میں حکم کرنے کیلئے ضروری ہو اور ڈسٹرکٹ جج اس بیان کو دیکھنے / پرکھنے کے بعد حکم پر توصیفی دستخط کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔

فوجداری عدالت کے اختیارات کہ وہ شہادت دینے کیلئے اور بارِ الزام کا جواب دینے کیلئے قیدی کی حاضری کو یقینی بنائے۔

۳۷. مشروط بہ شرائط دفعہ ۳۹ کوئی بھی فوجداری عدالت اگر وہ سمجھتی ہے کہ کسی بھی شخص کی شہادت جو کہ کسی بھی قید خانہ میں ہو جو کہ اس کے دائرہ کار اپیل کے اندر ہو اگر ہائی کورٹ ہو یا اگر یہ ہائی کورٹ نہ ہو تو پھر اس ہائی کورٹ کے دائرہ کار اپیل کے اندر ہو جس ہائی کورٹ کے وہ ماتحت ہو کسی بھی معاملہ میں اہم ہے جو کہ اس عدالت کے سامنے زیرِ التوا ہو یا کسی بھی جرم کا بارِ الزام ایسے شخص پر عائد کیا جاتا ہے یا زیرِ التواء ہے تو ایسی عدالت حکم کر سکتی ہے ایسے نمونہ میں جو کہ پہلے یا چوتھے جدول میں دیا گیا ہے جو کہ افسر انچارج قید خانہ کو ہدایت کیا جائے گا۔

حکم بذریعہ اس ضلعی یا سب ڈویژن مجسٹریٹ منتقل کیا جائے جس میں وہ شخص قید ہو۔

۳۸. جب کسی شخص جس کی حاضری کیلئے ایک حکم اس حصہ میں کیا جات ہے کسی ایسے ضلع میں قید ہو جو کہ عدالت جو حکم کر رہی ہے یا توصیفی دستخط کر رہی ہے اس ضلع کی نہ ہو تو وہ حکم بھیجا جائے گا اس عدالت کی طرف سے جس نے وہ حکم کیا ہو یا توصیفی دستخط کیے ہو اس توصیفی دستخط کئے ہو اس ضلعی یا مجسٹریٹ کی عدالت کو جسکی علاقائی حدود کی دائرہ کار میں وہ شخص قید ہے اور وہ مجسٹریٹ اسکو بھیجے گا اس افسر انچارج جیل کو جسکی جیل میں وہ شخص قید ہے۔

طریقہ کار جب اس شخص کا اخراج کی خواہش ہو جو کہ ایک سو میل زیادہ فاصلہ پر ہو اس جگہ سے جہاں شہادت کی ضرورت ہو۔

۳۹. (۱) جب ایک شخص ایک ایسی جگہ قید ہو جو کہ سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو جہاں پر کوئی عدالت ہو جو کہ ہائی کورٹ کے ماتحت ہو جس میں اسکی شہادت ضروری ہو تو جج یا افسر سربراہ عدالت کا جسمیں شہادت کی ضرورت ہو اگر وہ سمجھتا ہو کہ ایسے شخص کو اس حصہ کے تحت منتقل کیا جانا چاہیے اس عدالت میں گواہی دینے کے مقصد کیلئے اور اگر وہ شخص ہائی کورٹ کی علاقائی حدود کے دائرہ کار اپیل میں ہو جس کے ماتحت وہ عدالت ہو تو وہ ہائی کورٹ / عدالت عالیہ کو تحریری طور پر درخواست کرے گا اور عدالت عالیہ اگر وہ مناسب سمجھتی ہے تو وہ حکم کر سکتی ہے

ایسے نمونہ میں جو کہ پہلے جدول میں دیا گیا ہے جو کہ آفیسر انچارج قید خانہ کو ہدایت کیا جائے گا۔

(۲) عدالت عالیہ جو کہ ایک حکم زیرِ ذیلی دفعہ (۱) کرتی ہے اسے اس ڈسٹرکٹ جج یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو بھجوائے گی جسکی علاقائی حدود کے دائرہ اختیار میں وہ شخص قید ہو اور وہ مجسٹریٹ اسے اس افسر انچارج قید خانہ کو بھجوائے گا جس کے قید خانہ میں وہ شخص قید ہو۔

وہ اشخاص جو کہ ہائی کورٹ کے اپیلیٹ دائرہ اختیار سے باہر ہو۔

۴۰. جب ایک شخص کسی ایسے قید خانہ میں قید ہو جو کہ ہائی کورٹ کے علاقائی حدود کے دائرہ اختیار اپیل سے باہر ہو تو کوئی بھی جج اس عدالت کا اگر وہ سمجھتا ہے کہ ایسے شخص کا منتقل ہونا ضروری ہے اس حصہ کے تحت بارِ الزام کا جواب دینے کے مقصد کیلئے یا کسی شہادت دینے کیلئے کسی بھی فوجداری معاملہ میں اس عدالت میں یا کسی بھی عدالت میں جو کہ اس کے ماتحت ہو صوبائی حکومت کو تحریری طور پر لکھ سکتا ہے اس علاقہ کا جہاں قید خانہ واقع ہو اور صوبائی حکومت ہدایت دے سکتی ہے کہ اس شخص کو منتقل کیا جائے قیدیوں کے ان قواعد وضوابط حفاظت کے تحت جو کہ صوبائی حکومت مقرر کرتی ہے۔

قیدیوں کو لایا جانا۔

۴۱. اس حصہ کے تحت افسر انچارج قید خانہ کو حکم دینے پر جس میں وہ شخص قید ہو تو وہ افسر اسے اس عدالت میں لے جائے گا جس میں اسکی حاضری ہو تا کہ ہو اس عدالت میں اس وقت حاضر ہو جو کہ اس حکم میں درج ہو اور اس کو تحویل میں رکھے گا یا عدالت کے نزدیک رکھے گا جب تک کہ اس کا معائنہ نہ کیا گیا ہو یا جب تک جج یا سربراہ آفسر یا عدالت اس کو اجازت نہ دیتی ہو کہ اس کو واپس قید میں لے جایا جائے جہاں وہ قید تھا۔

حکومت کا اختیار کہ اس حصہ کے عمل سے مخصوص قیدیوں کو استثنیٰ دے۔

۴۲. صوبائی حکومت بذریعہ اعلان سرکار گزٹ میں حکم دے سکتی ہے کہ کوئی شخص یا اشخاص کو کسی قید خانہ سے منتقل نہیں کیا جائے گا جس میں وہ یا ایسے اشخاص قید ہو اور اس پر جب تک وہ اعلان موجود ہو تو اس حصہ کی شرائط ان شرائط کے علاوہ جو کہ دفعات ۴۴ تا ۴۶ میں ہے اس شخص یا اشخاص پر قابلِ عمل نہیں ہو گی۔

افیسر انچارج جیل کب احکامات ماننے سے انکار کرے گا۔

۴۳. درج ذیل کسی بھی کیسز میں جیسا کہ۔۔۔

(اَ) جب کوئی آدمی جس کا نام زیرِ دفعہ ۳۵، ۳۷ اور ۳۹ دیا گیا ہو کسی بھی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے اس قابل نہ ہو کہ اسے منتقل کی جائے تو افسر انچارج قید خانہ جس میں وہ شخص قید ہے ضلعی یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ جسکی علاقائی حدود کے دائرہ اختیار میں وہ جیل

واقع ہے کو درخواست کرے گا اور اگر مجسٹریٹ؛ بذریعہ تحریر اپنے ہاتھ سے قرار دیتا ہے اپنی رائے میں کہ وہ شخص جس کا نام حکم میں موجود ہے بوجہ بیماری یا کمزوری اس قابل نہیں ہے کہ اُسے منتقل کیا جائے؛ یا

(ب) جب کہ آدمی جس کا نام زیرِ دفعہ ۳۵، ۳۷ اور ۳۹ دیا گیا ہو کسی بھی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے اس قابل نہ ہو کہ اسے منتقل کی جائے تو افسر انچارج قید خانہ جس میں وہ شخص قید ہو ضلعی یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ جسکی علاقائی حدود کے دائرہ اختیار میں وہ قید خانہ واقع ہے کو درخواست کرے گا اور اگر مجسٹریٹ بذریعہ تحریر اپنے ہاتھ سے قرار دیتا ہے اپنی رائے میں کہ وہ شخص جسکا نام حکم میں موجود ہے بوجہ بیماری یا کمزوری اس قابل نہیں ہے کہ اُسے منتقل کیا جاسکے؛ یا

(ج) جب کوئی شخص جس کا نام حکم میں دیا گیا ہو تحت تحقیقات کے سُپرد ہو؛ یا

(د) جب کوئی شخص جس کا نام حکم میں دیا گیا ہو تحت بازِ حراست، التواء سماعت مقدمہ یا التواء ابتدائی تفتیش ہو؛ یا

(ہ) جب کوئی شخص جس کا نام حکم میں دیا گیا ہو، تحویل میں ہو ایک عرصہ کیلئے جو عرصہ ختم ہو گا اس عرصہ کے ختم ہونے سے پہلے جو کہ اس حصہ میں اسے منتقل کرنے کیلئے ضروری ہو اور اسے واپس لے جانے کیلئے اس قید خانہ میں جس میں وہ قید ہو۔

افسر انچارج قید خانہ کسی حکم کو کرنے سے باز رہے گا اور اس عدالت کو بھیجے گا جس نے حکم کیا ہو ایک بیان جس میں وہ باز رہنے کی وجہ بیان کرے گا۔

بشر طیکہ ایسا آفسر جو کہ اُوپر بیان ہوا ہے باز نہیں رہے گا جہاں —

(i) حکم زیرِ دفعہ ۳۷ کیا گیا ہو؛ اور

(ii) وہ شخص جسکا نام حکم میں ہو پر دگی تحقیقات کے تحت قید ہو یا باز حراست، التواء سماعت مقدمہ یا التواء ابتدائی

تفتیش اور ایسا ظاہر نہ ہو کہ وہ بوجہ بیماری یا دوسری
کمزوری اس قابل نہیں کہ اُسے منتقل کیا جا سکے؛ اور

(iii) جب وہ جگہ جہاں اس شخص کی شہادت کی ضرورت ہو
جس کا نام حکم میں ہو پانچ میل سے زیادہ فاصلہ پر نہ اس
قید خانہ سے جہاں وہ قید ہو۔

قیدیوں کے معائنہ کیلئے کمیشن

قیدیوں کے معائنہ کیلئے کمیشن۔

۴۴. درج ذیل کسی بھی کیسز میں جیسا کہ —

(اَ) جب کوئی عدالت دیوانی کو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی شخص کی شہادت جو کہ کسی بھی قید خانہ میں ہو جو کہ ایسی عدالت کے علاقائی حدود کے دائرہ اپیل میں ہو اگر یہ ہائی کورٹ ہو یا اگر یہ ہائی کورٹ نہ ہو تو پھر اس ہائی کورٹ کے علاقائی حدود کے دائرہ کار اپیل میں ہو جس کے وہ ماتحت ہو جس کو کسی بھی وجہ جو کہ دفعہ ۴۲ یا ۴۳ میں موجود ہو منتقل نہیں کیا جا سکتا ضروری ہو اس معاملہ میں جو کہ اس کے سامنے زیرِ التواء ہو؛ یا

(ب) جب ایسی عدالت کو یہ ظاہر ہو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی قیدی جو کہ قید ہے قید خانہ میں جو کہ دس میل سے زیادہ فاصلہ پر عدالت سے جہاں وہ عدالت واقع ہے اس کی شہادت اہم ہے کسی بھی ایسے معاملہ میں؛ یا

(ج) جب ڈسٹرکٹ جج دفعہ ۳۶ کے تحت منتقل کرنے کے حکم پر توثیقی دستخط کرنے سے انکار کرتا ہے تو عدالت اگر وہ مناسب سمجھتی ہے ایک کمیشن تحتِ شرائط ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (۱۹۰۸ء، V) اس شخص کے معائنہ کیلئے جاری کر سکتی ہے جو کہ جیل میں قید ہو۔

ہائی کورٹ کے اپیلیٹ دائرہ اختیار سے باہر قیدیوں کے معائنہ کیلئے کمیشن۔

۴۵. جب ایک شخص کسی ایسے قید خانہ میں قید ہو جو ہائی کورٹ کو ظاہر ہو کہ وہ اس کی علاقائی حدود کے دائرہ کار اپیل سے باہر ہے اور اس کی شہادر کسی دیوانی معاملہ میں جو زیرِ التواء ہو اہم ہے جو کہ اس عدالت کے سامنے ہو یا کسی بھی عدالت جو کہ اس کے ماتحت ہو تو عدالت عالیہ اگر وہ مناسب سمجھتی ہے ایک کمیشن تحت شرائط ضابطہ دیونی ۱۹۰۸ء (۱۹۰۸ء، V) اس شخص کے

معائنہ کیلئے جاری کر سکتی ہے جو کہ جیل میں قید ہو۔

۴۶۔ ہر ایک کمیشن جو کہ ایک شخص کے معائنہ کیلئے زیرِ دفعہ ۴۴ یا ۴۵ جاری کیا جاتا ہے اس میں اس ڈسٹرکٹ جج کو ہدایت کی جائے گی جس کی علاقائی حدود کے دائرہ اختیار میں وہ قید ہو جہاں پر اس شخص کو قید کیا گیا ہو اور ڈسٹرکٹ جج اس کمیشن کی تعمیل افسر انچارج جیل سے کرائے گا یا کسی بھی دوسرے شخص سے جو وہ مناسب سمجھتا ہو۔ کمیشن کو کیسے احکامات دیئے جائینگے۔

قیدیوں پر قانونی کاروائی کی تعمیل

۴۷۔ جب کسی کاروائی کی ہدایت کی جاتی ہے کسی بھی شخص پر جو کہ کسی قید خانہ میں قید ہے عدالت فوجداری یا عدالت مالگزاری کی طرف سے تو اس کی اصل آفیسر انچارج جیل کو پیش کی جائے گی اور اس کی ایک نقل اس کے پاس جمع کی جائے گی۔ قیدیوں پر قانونی کاروائی کی تعمیل کیسے کی جائیگی۔

۴۸۔ (۱) ہر آفیسر انچارج قید خانہ جسکو زیرِ دفعہ ۴۷ تعمیل کی جاتی ہے جتنی جلدی ہو سکتا ہو اس کاروائی کی کاپی جو کہ اس کے پاس جمع ہو اس شخص کو دکھائے گا اور اسے بیان کرے گا جس کو ہدایت کی گئی ہو اور اس کاروائی پر تائید کرے گا اور ایک تصدیق نامہ دستخط کرے گا اس بارے میں کہ وہ شخص جو کہ اوپر ذکر ہوا ہے اس قید خانہ میں قید ہے جو کہ اس کے چارج میں ہے اور اسے دکھائی گئی ہے اور بیان کی گئی اس کاروائی کی ایک نقل۔ قانونی کاروائی کی تعمیل قیدی کی درخواست پر منتقل کی جائیگی۔

(۲) ایسا سرٹیفکیٹ بادی النظر میں اس بات کا ثبوت ہو گا کہ کاروائی کی تعمیل کی گئی ہے اور اگر وہ شخص جس کو کاروائی ہدایت کی جاتی ہے کہ ایک نقل اس کی جو اس کو دکھایا اور بیان کیا گیا ہے کسی بھی دوسرے شخص کو بھیجا جائے اور ڈاکخانہ اخراجات وہ مہیا کرے تو افسر انچارج جیل خانہ اسے بھیجے گا۔

متفرق

۴۹۔ [* * *] [ترک]

۵۰۔ اس باب کے شرائط کے تحت کوئی بھی عدالت کسی بھی دیوانی معاملہ میں کوئی بھی حکم نہیں کرے گی جب تک کہ اس حکم کی تعمیل جو کہ عدالت تعین کرے گی کے اخراجات اس عدالت میں جمع نہیں کئے جاتے۔ اخراجات کا جمع کرنا۔

بشرطیکہ جب حکم پر کسی درخواست پر یہ عدالت کو ظاہر ہو، جس کو درخواست کی گئی ہو کہ درخواست گزار اس قابل نہیں ہے اور اس کے پاس کافی ذرائع نہیں ہے کہ وہ ان اخراجات کو

برداشت کرسکے تو عدالت یہ ادا کر سکتی ہے کسی بھی فنڈ سے جو کہ اس عدالت کے اخراجات اتفاقیہ ہو اور رقم جو کہ اس طرح خرچ کی گئی ہو وصول کی جاسکتی ہے صوبائی حکومت کسی بھی شخص سے جس کو عدالت نے حکم دیا ہو کہ وہ ادا کرے جیسا کہ یہ دعویٰ کا خرچہ ہو جو کہ قابل وصولی ہو تحت ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (۱۹۰۸ء، ایکٹ V)۔

اس حصہ کے تحت قواعد بنانے کا اختیار۔

۵۱. (۱) صوبائی حکومت قواعد بنا سکتی ہے —

(اَ) قیدیوں کی حفاظت کو باضابطہ بنانے کیلئے اور ان عدالتوں سے جن میں ان کی حاضری کی ضرورت ہو اور اس حاضری کے دوران انکی تحویل کیلئے؛

(ب) اس رقم کو باضابطہ بنانے کیلئے جس کی اجازت دی جاتی ہو ایسی حفاظت کیلئے؛ اور

(ج) تمام معاملات میں افسران کی رہنمائی کیلئے جو کہ اس حصہ کے نفاذ کے متعلق ہو۔

(۲) تمام قواعد جو کہ زیرِ ذیلی دفعہ (۱) بنائے جاتے ہیں ان کو جریدہ سرکاری میں شائع کیا جائے گا اور شائع ہونے کی اس تاریخ سے وہی طاقت رکھے گی جیسا کہ اس قانون کے تحت بنائے گئے ہو۔

اعلان کرنے کا اختیار کہ کسی کو آفیسر انچارج جیل سمجھا جائے گا۔

۵۲. صوبائی حکومت اس حصہ کے تحت اس مقصد کیلئے قرار دے سکتی ہے کہ کس آفسر کو آفسر انچارج قید خانہ تصور کیا جائے گا۔

[منسوخ]

۵۳. [* * *]

پہلا جدول

دوسرا جدول

تیسرا جدول(منسوخ)